فرمانِ مصطفیٰ ﷺ:

خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ وَأَنَا خِيَارُكُمْ لِنِسَائِي

تم میں بہترین وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے ہیں اور
میں تم میں اپنی عورتوں کے ساتھ بہترین برتاؤ کرنے والا ہوں۔ [illegible]

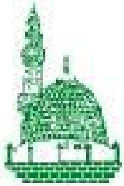

حقوق الزّوجین

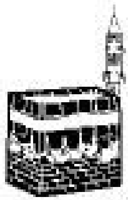

بانی و سرپرستِ اعلیٰ

حضرت مولانا محمد بشیر فاروقی قادری

سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

از قلم

مفتی محمد راشد القادری

[illegible] سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ
[illegible]

سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ کے زیرِ اہتمام تمام دینی محافل کی FREE ALERT حاصل کرنے کے لئے
FOLLOW SAYLANIWELFARE لکھ کر 40404 پر (SMS) ایس ایم ایس کریں
اس کے بعد آپ کو حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری صاحب کی تمام دینی محفلوں کی اطلاع ملتی رہے گی

آزاد پبلشرز
۵۶۔ اردو بازار کراچی

☎ : 32631830, 32626178 FAX : (92-21) 32627650

E-mail : azadpublishers@gmail.com
website : www.azadpublishers.com

انتساب

ہم اس کتاب کو سرورِ دو جہاں شاہِ کون و مکاں ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس کا ثواب بالخصوص سرکار ﷺ اور آپ ﷺ کی ساری امت کے لئے ایصال کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے امتِ مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے لئے ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

اس کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں اس کتاب کا کوئی حصہ الیکٹرانی، میکانی، فوٹو کاپی، ریکارڈنگ یا اور کسی طریقے یا شکل میں پبلشرز کی پیشگی اجازت کے بغیر نہ تو نقل اور نہ کسی طریقے سے محفوظ یا منتقل کیا جاسکتا ہے۔

کتاب ------ حقوق الزوجین

بانی و سرپرستِ اعلیٰ -- حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

مؤلف ------ مفتی محمد راشد القادری

کتاب ڈیزائنگ -- سید سمیر حسین

ٹائٹل ڈیزائنگ -- محمد راحیل عطاری

ناشر ------ آزاد پبلشرز 56 اُردو بازار کراچی

website : www.azadpublishers.com

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ!

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کے صدقے وطفیل یہ کتاب بنام {حقوق الزوجین} منظر عام پر آ رہی ہے۔

فی زمانہ زوجین کے مابین بڑھتی ہوئی ناچاقیاں واختلاف سے کون واقف نہیں، ہر گھر میدانِ جنگ بنا ہوا ہے۔ نہ حقوق کی خبر، نہ محبت ومروت کا لحاظ، نہ چھوٹے بڑے کی تمیز۔ جس کا نتیجہ ہر طرف بڑھتے ہوئے خلع اور طلاق ہمارے سامنے ہے۔ یہ کتاب موجودہ دور کے مسائل کے اعتبار سے زوجین کے لیے ایک تحفہ ہے۔ لہٰذا اس کتاب کو اول تا آخر ایک مرتبہ زوجین ضرور بالضرور پڑھ لیں ان شاء اللہ! اللہ اور اس کے رسول کریم ﷺ کے فرامین کی برکت سے بہت سے اختلافی مسائل حل ہو جائیں گے۔ کیونکہ صاحب کتاب مفتی محمد راشد القادری صاحب نے اس کتاب میں قرآن وحدیث کی روشنی میں حقوق الزوجین کو اصلاحی اور عام فہم انداز میں بیان کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور اس کے مصنف مفتی محمد راشد القادری کے علم، عمل اور عمر میں مزید برکتیں اور ترقیاں عطا فرمائے۔ اور اپنے پیارے حبیب کریم ﷺ تمام انبیائے کرام علیہم السلام، صدیقین، شہداء وصالحین رضی اللہ عنہم اجمعین کے صدقے وطفیل ہمیں اپنے عقائد، اعمال واحوال کی اصلاح کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے، اور اس کتاب کو ہمارے لیے ذریعۂ نجات بنائے۔ (آمین یارب العلمین)

العارض

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
01	زوجین کے تعلقات کی اہمیت	05
02	شیطان کا سب سے پسندیدہ عمل	05
03	حسنِ معاشرت کے چند اصول	06
04	زوجین میں محبت و مروّت کا تعلق لازمی ہے	07
05	خامی نہیں خوبی دیکھو!	07
06	زوجین کے درمیان صلح صفائی	09
07	زوجہ کی اصلاح کے تین طریقے	09
08	مقصود تادیب و اصلاح ہے	11
09	اصلاح کا آخری حربہ	13
10	مرد کے فرائض اور بیوی کے حقوق	14
11	حسنِ معاشرت کا اولین زینہ	16
12	عورتوں کے ساتھ بہترین سلوک کا حکم	17
13	عورت کو پسلی سے پیدا کرنے میں ایک اور حکمت	20
14	ازواج کے ساتھ آپ ﷺ کا حسنِ سلوک	21
15	میاں بیوی کے تعلقات کی عمدہ ترین مثال	22
16	لباس کہنے کی حکمت	22
17	بیوی شوہر کیلئے کتنی قربانی دیتی ہے	24
18	دونوں مل کر زندگی کی گاڑی کو چلائیں	25
19	شوہر کی خدمت کا صلہ	26
20	زوجہ کا نان و نفقہ شوہر پر واجب ہے	27
21	اہل و عیال کی دیکھ بھال کا ثواب	29
22	دنیا کی بہترین متاع نیک زوجہ ہے	30
23	طلاق سب سے زیادہ ناپسندیدہ شے ہے	31
24	بلا عذرِ شرعی خلع کا مطالبہ	31
25	زوجین کی نااتفاقی	32
26	عفت و اطاعت پر جنت کی بشارت	33
27	عورت اور مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے	34
28	عورتیں صرف شوہر کا مقام سمجھ لیں!	35
29	ظالم شوہر کا بھی گھر نہ چھوڑے	36
30	اکثر عورتوں کے جہنمی ہونے کا سبب	37
31	تین لوگوں کی نماز قبول نہیں	38
32	نکاح کے بعد کی دو بہترین دعائیں	39
33	نکاح کے وقت کی دعا	39
34	ماخذ و مراجع (Bibliography)	40

زوجین کے تعلقات کی اہمیت:

اسلام میں معاشرتی نظام کی بنیادی اہمیت زوجین یعنی میاں بیوی کے تعلقات پر مبنی ہے۔میاں بیوی کے تعلقات کی درستی کے بغیر کوئی بھی معاشرہ مضبوط و مستحکم نہیں رہ سکتا ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔چنانچہ بعض حدیثوں میں آتا ہے کہ میاں بیوی کے تعلقات میں اگر بگاڑ پیدا ہو جائے تو اس کی وجہ سے سب سے زیادہ خوشی شیطان کو ہوتی ہے جو اس تاک میں رہتا ہے۔

شیطان کا سب سے پسندیدہ عمل:

شیطان کا سب سے پسندیدہ عمل زوجین کے مابین لڑائی جھگڑا، فتنہ وفساد برپا کر کے ان کے تعلقات کو ناخوشگوار بناتا ہے۔جیسا کہ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے پھر اپنے ماہر کارندوں و چیلوں جن کو وہ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے بھیجتا ہے۔ باری باری بلا کر ان سے پوچھتا ہے کہ آج تم نے کونسا اہم ترین کام کیا؟ ان میں شیطان کا سب سے زیادہ مقرب و پسندیدہ کارندہ وہ فتنہ گر قرار پاتا ہے جو آکر یہ خبر دیدے کہ میں نے میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈال دی ہے، یا دوری پیدا کردی ہے۔تو شیطان کھڑے ہو کر اسے گلے لگا لیتا ہے اور داد دیتے ہوئے کہتا ہے یہ کام کیا ہے تو نے یعنی تو نے واقعی ہی بہت اچھا کام کیا باقی تو سب ایسے ہی ہیں۔یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ اِمْرَاَةً عَلٰى زَوْجِهَا

جس شخص نے کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف بھڑکا دیا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔(۱)

---

(۱) سنن ابی داؤد، کتاب الطلاق، باب فیمن خبب امرأۃ علی زوجھا، رقم: ۲۱۷۵

یعنی وہ ہمارا آدمی نہیں شیطان کا آدمی ہوسکتا ہے۔اب فیصلہ ہمارے اوپر ہے کہ ہم کس کے آدمی ہونے پر فخر کریں گے۔اس اعتبار سے جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف بھڑکا کر زوجین کے درمیان نفاق ڈالتا ہے یا تفریق پیدا کرتا ہے یا جھگڑا کھڑا کر دیتا ہے تو وہ حدیث بالا کی رو سے شیطان کا ایجنٹ ہے۔نیز اس حدیث سے ضمناً یہ حقیقت بھی واضح ہوتی ہے کہ مردوں کے مقابلہ میں عورتیں بہت جلد بدگمان ہو جاتی ہیں اور بدگمانی میں مبتلا ہو کر اپنے شوہر کے بارے میں بری رائے قائم کر لیتی ہیں اور شکوک وشبہات میں مبتلا ہو کر آمادۂ جنگ ہو جاتی ہیں۔لہٰذا زوجین کو چاہیے کہ وہ کسی غیر کی بات پر اعتبار کر کے اپنی نجی زندگی کو خراب نہ کریں۔

حُسنِ معاشرت کے چند اصول:

حُسنِ معاشرت کی ابتداء ہی میاں بیوی کے تعلقات سے ہوتی ہے۔ان کا تعلق جتنا مضبوط اور مستحکم ہوگا اتنا ہی ان کے درمیان اتحاد و اتفاق ہوگا۔جو آگے چل کر خاندانی و معاشرتی سطح پر اتحاد و اتفاق کا سبب بنتا ہے۔

اس لیے ضروری ہے کہ زوجین کے درمیان محبت والفت اور باہمی ہم آہنگی ہو تاکہ دونوں مل کر اپنے حقوق و فرائض بخوبی ادا کر سکیں اور اپنی اولاد کی بھی صحیح تربیت کر سکیں۔

ایک دوسرے سے کچھ نہ کچھ شکایتیں تو ہوتی ہی رہتی ہیں اور ایسا ہونا ایک فطری بات ہے کیونکہ زندگی ہمیشہ یکساں نہیں رہتی بلکہ اس میں نشیب وفراز آتے رہتے ہیں اس لئے میاں بیوی دونوں کو ایک دوسرے کو برداشت کرنے اور جہاں تک ہو سکے آپس کے اختلافات کو کم سے کم کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے کیونکہ اس کے بغیر گاڑی چل نہیں سکتی۔

قرآن وحدیث میں زوجین کے درمیان حسن معاشرت کے سلسلے میں چند قیمتی اور پیارے اصول بیان کیے گئے ہیں جن پر اگر عمل کیا جائے تو خاندانی نظام مضبوط و مستحکم ہو سکتا ہے۔

زوجین میں محبت و مروّت کا تعلق لازمی ہے:

چنانچہ اس سلسلے میں پہلا اور بنیادی اصول یہ ہے کہ زوجین یعنی میاں بیوی کے درمیان آپس میں محبت و مروت کا تعلق اس طرح قائم ہو جائے گویا کہ دونوں ایک جان دو قالب کی حیثیت رکھتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وَمِنْ اٰیٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا
لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَیْهَا وَجَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً

اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے کہ ان سے آرام پاؤ اور تمہارے آپس میں محبت اور رحمت رکھی۔ (۱)

چنانچہ زوجین میں باہمی الفت و محبت کے تعلق کا ہونا ان کے درمیان خلوص و ایثار کے لیے لازمی ہے۔

خامی نہیں خوبی دیکھو!

اور اس سلسلے میں دوسرا اصول یہ ہے کہ مرد و عورت دونوں اختلاف مزاج کے باعث ایک دوسرے کو برداشت کرنے کی عادت ڈالیں۔ چنانچہ اس بارے میں مردوں کو عورتوں کے

---

(۱) سورۃ الروم، آیت: ۲۱

ساتھ حُسنِ معاشرت پر ابھارتے ہوئے ارشاد باری ہے:

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ۝

اور ان سے اچھا برتاؤ کرو پھر اگر وہ تمھیں پسند نہ آئیں تو قریب ہے کہ کوئی چیز تمھیں ناپسند ہو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھے۔(۱)

اور یہ بات یاد رکھیں کہ اگر کسی عورت میں کوئی خامی موجود ہو تو اس سے بڑھ کر کوئی نہ کوئی خوبی لازمی ہوگی۔ اس اصول کی تشریح وتفصیل حدیث نبوی میں اس طرح آئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ

کہ مومن شخص کسی مومن عورت سے بالکلیہ بغض نہ رکھے اگر وہ اس کی کسی ایک عادت کو ناپسند کرتا ہو تو اس کی کسی دوسری عادت سے راضی بھی ہوگا۔(۲)

یہ بات جس طرح عورت پر صادق آتی ہے اسی طرح مرد پر بھی صادق آسکتی ہے۔ یعنی کسی مرد میں اگر کوئی خامی ہو تو اس میں کچھ خوبیاں بھی ہوسکتی ہیں۔ لہٰذا زندگی کی گاڑی خوش اسلوبی سے چلانے کیلئے ضروری ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کو برداشت کرنا سیکھیں، ایک دوسرے کو سمجھیں، ایک دوسرے کی باتوں پر صبر وتحمل سے کام لیں غیظ وغضب میں جذبات کے ہاتھوں بے قابو ہوکر غیر دانشمندانہ اقدام سے احتراز کریں۔

---

(۱) سورۃ النساء، آیت: ۱۹

(۲) صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب الوصیۃ بالنساء، رقم: ۱۴۶۸

زوجین کے درمیان صلح صفائی:

اس سلسلے میں تیسرا اصول یہ ہے کہ میاں بیوی کی زندگی ہمیشہ ایک حالت پر قائم نہیں رہتی بلکہ اس میں مختلف موڑوں پر نشیب و فراز آتے رہتے ہیں۔ لہٰذا ایسے موقعوں پر جہاں تک ہو سکے دونوں کو ایک دوسرے کا لحاظ کرتے ہوئے آپس ہی میں سمجھوتہ کر لینا چاہئے اور دونوں کو خدا سے ڈرتے ہوئے اور اس کی حدود کو قائم رکھتے ہوئے ایک دوسرے کے حقوق خلوص اور باہمی خیر خواہی کے ساتھ ادا کرتے رہنا چاہئے۔ جیسا کہ اس سلسلے میں ارشاد باری ہے

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۭ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۭ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ۭ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا

اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے تو ان پر گناہ نہیں کہ آپس میں صلح کر لیں اور صلح خوب ہے اور دل لالچ کے پھندے میں ہیں اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری کرو تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔(۱)

اس آیت میں مردوں کی زیادتی کی طرف اشارہ ہے اس کے برعکس اگر زیادتی یا سرکشی عورتوں کی طرف سے ہو (یعنی باوجود ان کی خاطر مدارات کے) تو اس صورت میں ان کی تادیب کے حسب ذیل تین طریقے بتائے گئے ہیں۔

زوجہ کی اصلاح کے تین طریقے:

اوّل یہ کہ ان کو نرمی اور ملائمت کے ساتھ سمجھایا جائے اور انہیں زندگی کے نشیب و

(۱) سورۃ النساء، آیت: ۱۲۸

فرائض سے آگاہ کرتے ہوئے انہیں نافرمانی سے باز آنے کی تلقین کی جائے۔ دوسرا یہ کہ اگر اس پر بھی باز نہ آئیں تو ان پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے ان کے بستر علیحدہ کر دیے جائیں، بستر چھوڑنے کا مطلب یہ نہیں کہ گھر سے باہر چلے جاؤ بلکہ گھر کے اندر ہی رہو، بلکہ تادیب کیلئے کمرہ بدل دو یا بستر بدل دو مگر بالکل بات چیت ختم نہ کرو۔ اس حدیث سے مختلف فقہاء نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ مرد کو چار ماہ سے زیادہ باہر جانا بلا عورت کی اجازت کے جائز نہیں۔

تیسرا یہ کہ اگر وہ پھر بھی اپنی اصلاح نہ کریں تو آخری چارہ کار کے طور پر انہیں ہلکی مار لگائی جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًا ۝

اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور ان سے الگ سوؤ اور انہیں مارو پھر اگر وہ تمہارے حکم میں آجائیں تو ان پر زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو(۱)

یاد رہے کہ عورتوں کو مارنے کا مطلب بے تحاشا پیٹنا نہیں بلکہ جیسا کہ اس کی شرح خود حدیث نبوی میں آئی ہے انہیں بطور تادیب ہلکی سی مار مارنا ہے تاکہ وہ نافرمانی سے باز آجائیں۔ جیسا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے امت کو جو آخری نصیحت فرمائی اس کا مفہوم یہ ہے کہ (اول تو مار کا مرحلہ آنا ہی نہ چاہئے اور اگر اس کے علاوہ کوئی صورت نہ ہو تو {وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَیْرَ مُبَرِّحٍ} ایسی مار مارو جو تکلیف دینے والی نہ ہو۔ (۲)

(۱) سورۃ النساء، آیت: ۳۴

(۲) صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب مایکرہ من ضرب النساء، ج ۵/ص ۱۹۹۷

مقصود تادیب واصلاح ہے:

بس اب یہ سمجھنا ہے کہ ایسی کونسی مار ہوتی ہے جو تکلیف نہ دے پھر بھی مار ہو۔ کیونکہ مار سے مقصود تکلیف وایذا نہیں بلکہ تادیب اور اصلاح ہے۔

اس کی چند صورتیں پیش کرتا ہوں: کچھ عورتیں بہت زیادہ حساس ہوتی ہیں ان کے لیے پہلی صورت شوہر صرف بات کرنا چھوڑ دے تو یہی ان کے لیے سب سے بڑی مار ہوتی ہے

کچھ عورتیں اس سے ایک درجہ نیچے ہوتی ہیں ان کو بات چیت ترک کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا مگر بستر جدا کر دینے سے تڑپ اٹھتی ہیں اور شوہر کی اس دوری کو برداشت نہیں کر سکتیں۔ اس لیے شریعت اسلامی نے عورت کی اصلاح کے لیے دوسری صورت بستر جدا کر دینا مقرر کی ہے۔

کچھ عورتیں ان دو صورتوں کے اعتبار سے اتنی ڈھیٹ طبیعت کی ہوتی ہیں کہ ان کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن تیسری صورت یعنی ہلکی پھلکی مار کے معاملے میں بہت حساس ہوتی ہیں اس لیے شریعت اسلامی بہ امر مجبوری تیسری صورت یعنی ہلکی پھلکی ایسی مار، جس سے ایذا و تکلیف نہ ہو، مارنے کی اجازت دی ہے۔ کیونکہ عورت کی فطرت میں نزاکت ہے، مرد کا ہلکا سا بھی اُسے تادیب کے لیے مارنا کافی ہوجاتا ہے یہ حال ان عورتوں کا ہے جو علم ودانش، عقل ودانائی اور فہم وفراست والی ہوتی ہیں۔

مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسی ہلکی پھلکی مار سے کیا کوئی فائدہ ہوسکتا ہے کہ بندہ بدنام بھی ہوجائے کہ زوجہ پر ہاتھ اٹھاتا ہے اور فائدہ بھی نہ ہو اس سے بہتر ہے کہ آدمی ہاتھ ہی نہ اٹھائے کہ یہی اعلیٰ اخلاق کی علامت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے کبھی زندگی میں عورت پر ہاتھ نہ

اٹھایا یہی آپ کا طریقہ ہے اور مارنے کی جو اجازت ہے وہ ناگزیر حالات کے اندر ہے بلکہ آپ کی سنت تو یہ ہے آپ کے چہرے پر تبسم ہوتا تھا۔ نیز یہ مرد کو حکم ہے کہ عورت کے چہرے پر نہ مارے، حدیث پاک میں ہے:

لَاتَضْرِبُ الْوَجْهَ

کہ عورت کے چہرے پر نہ مارو(۱)

رسول اللہ ﷺ نے تو یہاں تک ارشاد فرمایا کہ اے مسلمانو!

فَاتَّقُوا اللهَ فِي النِّسَآءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللهِ

تم لوگ عورتوں کے حقوق ادا کرنے میں اللہ سے ڈرو کیونکہ اللہ کی امانت کے ساتھ انہیں حاصل کیا ہے اور تم نے اللہ کے کلمہ سے ان کی شرمگاہوں کو حلال کرلیا ہے۔

اور تمہارے لیے ان پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر ایسے کسی آدمی کو نہ آنے دیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو اگر وہ ایسا کریں تو تم انہیں مار سکتے ہو مگر ایسی مار کہ ان کو ایذا نہ ہو اور ان عورتوں کا تم پر بھی حق ہے کہ تم انہیں حسب استطاعت کھانا پینا اور لباس دو۔(۲)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی شرح میں تحریر کیا ہے کہ اس حدیث میں عورتوں کو اپنے شوہروں کے بستروں پر ناپسندیدہ لوگوں کو بٹھانے سے جو منع کیا گیا ہے ان میں اجنبی مرد اور وہ عورتیں اور بیوی کے محرم رشتہ دار بھی شامل ہیں۔ جن کا گھر میں داخل ہونا اور بیٹھنا شوہروں کی نظر میں ناپسندیدہ ہو اور فقہاء کے نزدیک بیوی کو ایسے تمام لوگوں کو اپنے شوہر کے

(۱) مسند احمد، اول مسند البصریین، رقم: ۲۰۰۳۰

(۲) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجۃ النبی ﷺ، رقم: ۱۲۱۸

گھر میں داخل ہونے کی اجازت دینا جائز نہیں ہے سوائے ان لوگوں کے جن کے بارے میں گمان ہو کہ ان کا داخلہ شوہر کی نظر میں ناپسندیدہ نہیں ہے۔

اصلاح کا آخری حربہ:

گزشتہ تمام کوششوں کے باوجود بھی زوجین کے درمیان صلح صفائی نہ ہو سکے بلکہ آپس میں اختلافات برقرار رہیں تو پھر اس صورت میں مرد عورت دونوں کی جانب سے ایک ایک پنچ یا ثالث کو بٹھا کر تصفیہ کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، یعنی دونوں طرف سے اپنے خاندان و برادری کے کسی بڑے شخص کو آپس میں صلح صفائی کے لیے مقرر کردیں جیسا کہ اس سلسلے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ۝

اور اگر تم کو میاں بی بی کے جھگڑے کا خوف ہو تو ایک پنچ مرد والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک پنچ عورت والوں کی طرف سے۔ یہ دونوں اگر صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ ان میں میل کردے گا بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔ (۱)

اگر خدانخواستہ اس کے بعد بھی مصالحت نہ ہو سکے تو پھر آخری چارۂ کار کے طور پر طلاق ہو سکتی ہے لیکن طلاق دینے سے پہلے یہ ساری کوششیں ضرور ہونی چاہئیں۔ یہ نہیں کہ ذرا ذرا سی بات پر طلاق دیدی جائے۔ حقیقت میں طلاق تو مرض کا آخری علاج ہے جب کوئی دوسری دوا کارگر ثابت نہ ہو۔ اس بحث سے شریعت کا مزاج اور اس کی حکمت عملی بھی واضح ہوگئی

---

(۱) سورۃ النساء، آیت: ۳۵

کہ وہ ہر حال میں حُسنِ معاشرت پر زور دیتی ہے اور حقوق العباد کے سلسلے میں ایک دوسرے کی رعایت کرنے کی تاکید کرتی ہے اور یہ اسلام کے نظام معاشرت کے بیش بہا اصول ہیں جو پورے انسانی معاشرے کے لئے قابل تقلید ہیں۔ اگر ان اصولوں پر صحیح معنٰی میں اور پوری ایمانداری کے ساتھ عمل کیا جائے تو پھر دنیا کے تمام معاشرتی اور سماجی جھگڑے، فسادات دور ہو سکتے ہیں اور پورا انسانی معاشرہ امن وامان چین اور سکون کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ بس ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی اصولوں کو صحیح طور پر سمجھا جائے اور پھر اس پر پورے خلوص کے ساتھ عمل کیا جائے۔ مگر شرط یہ ہے کہ پہلے مسلمان اپنی شریعت، اپنے قانون پر پوری طرح عمل پیرا ہو جائیں تاکہ وہ دوسروں کیلئے اچھا نمونہ بن سکیں۔

مرد کے فرائض اور بیوی کے حقوق:

اللہ تعالٰی نے مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ میں فضیلت ضرور عطا کی ہے۔ مگر جس طرح مردوں کے حقوق ہیں اسی طرح عورتوں کے بھی حقوق ہیں جن کی ادائیگی مردوں پر واجب قرار دی گئی ہے۔ اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے:

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ○

اور عورتوں کا بھی حق ایسا ہی ہے جیسا ان پر ہے شرع کے موافق اور مردوں کو ان پر فضیلت ہے۔(۱)

مگر اکثر مرد اپنی مردانگی کے غرور میں اپنے آپ کو برتر اور عورتوں کو کمتر سمجھتے ہوئے ان کے حقوق غصب کر لیتے ہیں اور ان کا کوئی حق تسلیم کرنے کے بجائے اس حقیقت سے ہی

(۱) سورۃ البقرۃ، آیت: ۲۲۸

انحراف کرتے ہوئے من مانی کرنے لگ جاتے ہیں۔جس کا نتیجہ نااتفاقی وناچاقی کی صورت میں سامنے آتا ہے جبکہ مرد کا یہ فعل شرعی اور اخلاقی نقطۂ نظر سے ایک معیوب اور بری بات ہے جس طرح عورت اپنے فرائض اور واجبات ادا کرنے کی ذمہ دار ہے بالکل اسی طرح مرد بھی اپنے فرائض واجبات ادا کرنے کا ذمہ دار ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں ہر شخص کو ذمہ دار بنا کر پیدا کیا ہے یہاں پر کوئی بھی شخص اپنی ذمہ داری سے آزاد نہیں ہے۔جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان مبارک ہے:

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ

تم سب نگراں ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا

اَلْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ

بادشاہ نگراں ہے،اس سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا

وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ أَهْلِهٖ وَهُوَ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ

آدمی اپنے اہل وعیال کا نگراں ہے اس سے اس کے اہل وعیال کے بارے میں پوچھا جائے گا

وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْؤُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا

عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگراں ہے اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا

وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ

خادم اپنے مالک کے مال کا نگراں ہے اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا۔(۱)

یعنی اگر ہم باپ ہیں جب بھی، اولاد ہیں تب بھی، استاد ہیں جب بھی، شاگرد ہیں

---

(۱) صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ، باب الجمعۃ فی القری والمدن، رقم: ۸۹۳

تب بھی، پیر ہیں جب بھی، مرید ہیں تب بھی، حاکم ہیں جب بھی، محکوم ہیں تب بھی، خادم ہیں جب بھی، مخدوم ہیں تب بھی، صاحبِ علم ہیں جب بھی، طالبِ علم ہیں تب بھی، نگراں ہیں جب بھی، زیرِ نگراں ہیں تب بھی، گھر کے سربراہ ہیں جب بھی، قوم کے رہنما ہیں تب بھی، شوہر ہے جب بھی، زوجہ ہے تب بھی، ہم کسی بھی حال میں اپنی ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہوسکتے۔

اپنی ذمہ داری بہ حُسن وخوبی پوری کرنا ہم پر لازم ہے۔

حُسنِ معاشرت کا اوّلین زینہ:

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ کریم ﷺ کی کامل اطاعت وفرماں برداری ایمان کا اوّلین تقاضا ہے اور ایمان کی علامت اور اس کی کسوٹی اچھے عادات واطوار اور حسن معاشرت کے جوہر ہیں اور حُسنِ معاشرت کا اوّلین زینہ بیوی اور بچوں کے حقوق ادا کرنا اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا ہے اس اعتبار سے جو شخص اپنے اہل وعیال کے ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کرتا وہ اخلاق وکردار کے لحاظ سے وہ جوہرِ حُسنِ معاشرت کی فہرست سے ہی خارج ہے۔ اور جو شخص اخلاق وکردار میں ناقص وناکارہ ہو وہ درجہ ایمان میں بھی ناقص وکمزور ہوگا گویا کہ اس کے سینے میں ایمان کی حرارت سرے سے موجود ہی نہیں ہے۔

یہی وہ حقیقتِ عظمیٰ ہے جو رسولِ کریم ﷺ نے بیان فرمائی:

أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ خُلُقًا

ایمان کے اعتبار سے کامل ترین شخص وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے ساتھ بہترین سلوک کرنے والے ہوں۔

O سنن ترمذی، کتاب الرضاع، حق المرأۃ علی زوجھا، رقم: ۱۱۶۲

عورتوں کے ساتھ بہترین سلوک کا حکم:

اللہ رب العزت اور اس محبوب جانِ رحمت ﷺ کے فرامین کے مطابق عورتوں کے ساتھ حسن وخوبی، نیکی وبھلائی کا معاملہ اختیار کرنے اور ان کے ساتھ پیار ومحبت، نرمی وشگفتگی کے ساتھ پیش آنے کا حکم ارشاد فرمایا گیا ہے۔

نبیِ کریم ﷺ نے ان فرامین کی وضاحت خود اپنے اقوال وافعال سے فرمائی ہے۔ جب تک اسلام نہیں آیا تھا اور جب تک آپ کی تعلیمات نہیں آئی تھیں اس وقت تک عورت کو ایسی مخلوق سمجھا جاتا تھا گویا کہ وہ انسانیت کی فہرست سے ہی خارج ہے اور اس کے ساتھ بھیڑ بکریوں جیسا سلوک ہوتا تھا۔ اس کو انسانیت کے حقوق دینے کے لیے کوئی تیار نہ تھا۔

ایسے ماحول میں رحمۃ للعالمین ﷺ نے آسمانی ہدایت سے بے خبر لوگوں کو حقوق نسواں کا درس دیا اور احساس دلایا کہ یہ بے چاری بھی تمہاری جنس سے ہی ہے جس طرح اس پر تمہارے حقوق ہیں تو تم پر بھی اس کے حقوق ہیں۔ اور پھر آپ ﷺ نے برملا اعلان فرمایا:

خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَآئِهِمْ وَاَنَا خِيَارُكُمْ لِنِسَآئِيْ

تم میں بہترین وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے ہیں اور میں تم میں اپنی عورتوں کے ساتھ بہترین برتاؤ کرنے والا ہوں۔(۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا

میں تم کو عورتوں کے بارے میں بھلائی کی نصیحت کرتا ہوں۔

---

(۱) سنن ترمذی، کتاب الرضاع، حق المرأۃ علی زوجھا، رقم: ۱۱۶۲

تم میری اس نصیحت کو قبول کر لو۔ اس سے پہلی حدیث میں حضور ﷺ نے اپنی زندگی کو مثال بنا کر پیش کیا کہ کسی بندے کی اچھائی کا پتہ لگانا ہو تو اس کے دوستوں سے نہ پوچھیں پوچھنا ہو تو اس کی بیوی سے ذرا پوچھیں کہ یہ کیسا انسان ہے اگر بیوی کہے اس کی معاشرت اچھی ہے تو وہ اچھا انسان ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا

تم میں بہترین وہ ہے جو سب سے اچھے اخلاق کا مالک ہے۔(۱)

اللہ تعالیٰ نے عورت کی تخلیق اپنی کمال حکمت و مصلحت کی بنا پر کچھ اس انداز میں کی ہے کہ اس کی فطرت وطبیعت میں تھوڑی سی کجی یعنی ٹیڑھا پن رکھا ہے جسے برداشت کرنے کی مرد کو تاکید کی گئی ہے اور عورت سے فائدہ اٹھانے کیلئے ایسا کرنا ضروری قرار دیا ہے۔

چنانچہ حدیث نبوی میں صراحت موجود ہے کہ عورت کا ٹیڑھا پن کبھی درست نہیں ہو سکتا اور اگر کوئی اسے درست کرنا چاہے گا تو اس کا نتیجہ دونوں کے درمیان جدائی یعنی طلاق کی صورت میں ظاہر ہوگا لہٰذا دانش مندی کا تقاضا یہ ہے کہ عورت کی اس فطرت اور اس کی نفسیات کے پیش نظر عورت کا استعمال بڑی ہوشیاری سے کیا جائے اس طرح جو مرد عورت کی نفسیات کو پہچان کر اسے ہینڈل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں وہ ایک خوشگوار اور کامیاب زندگی گزار سکیں گے۔

حدیث نبوی (ﷺ) میں فطرت انسانی کے ان رازوں سے پردہ کس طرح اٹھایا گیا جو اس بات میں حکمت و دانش کے بیش بہا موتیوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔

---

(۱) صحیح بخاری، کتاب الانبیاء، باب قول اللہ تعالیٰ، رقم: ۳۱۵۳

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ فَاِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَّاِنَّ اَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ وَاِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ

عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی (کی ہڈی) میں زیادہ ٹیڑھا پن اس کے اوپری حصہ میں ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو تو اسے توڑ دو گے اور اگر اس ٹیڑھے پن کو رہنے دو گے تو وہ برقرار رہے گا لہٰذا تم عورتوں سے حُسنِ سلوک سے پیش آؤ۔(۱)

دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ عورت پسلی کی ہڈی کی طرح ہے {اِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا} اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو تم توڑ دو گے۔ {وَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيْهَا عِوَجٌ} اور اگر اس سے فائدہ اٹھانا چاہو تو تمہیں اس کے ٹیڑھا پن کو برداشت کرتے ہوئے اس سے فائدہ اٹھانا ہوگا۔(۲)

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت پسلی کی ہڈی سے پیدا کی گئی ہے وہ تمہارے لئے کسی ایک حالت پر قائم نہیں رہ سکتی۔ لہٰذا تم اگر اس سے لطف اندوز ہونا چاہو تو تمہیں اس کے ٹیڑھے پن کو برداشت کرنا پڑے گا۔

وَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا

اور اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو تو اسے توڑ دو گے اور اس کا توڑنا طلاق ہوگا۔(۳)

(۱) صحیح بخاری، کتاب الانبیاء، باب خلق آدم صلوات اللہ علیہ، رقم: ۳۱۵۳

(۲) بخاری کتاب النکاح، باب المدارۃ مع النساء، رقم: ۴۸۸۹

(۳) صحیح مسلم کتاب الرضاع، باب وصیۃ بالنساء، رقم: ۱۴۶۸

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر کیا ہے کہ پسلی کی ہڈی میں زیادہ ٹیڑھا پن اس کے اوپری حصہ میں ہوتا ہے اس سے مراد (ایک قول کے مطابق) دراصل عورت کی زبان درازی کی طرف اشارہ ہے جو ایک ضرب المثل ہے ان احادیث میں نبی کریم ﷺ نے عورت کے مزاج کے متعلق بڑی اچھی تشبیہ بیان فرمائی ہے اور ایسی عجیب و غریب اور حکیمانہ تشبیہ ہے کہ ایسی تشبیہ ملنا مشکل ہے۔ یہ جو فرمایا کہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ بعض لوگوں نے اس کی تشریح یوں کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اس کے بعد حضرت حوا رضی اللہ عنہا کو انہی کی پسلی سے پیدا کیا۔

اور بعض علماء نے اس کی دوسری تشریح یہ بھی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورت کو تشبیہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ عورت کی مثال پسلی کی سی ہے کہ جس طرح پسلی دیکھنے میں ٹیڑھی معلوم ہوتی ہے لیکن پسلی کا حسن اور صحت ٹیڑھا ہونے ہی میں ہے چنانچہ کوئی شخص اگر یہ چاہے کہ اس پسلی کو سیدھا کردوں تو جب اسے سیدھا کرنا چاہے گا تو وہ سیدھی نہیں ہوگی البتہ ٹوٹ جائے گی۔

یاد رکھیں! یہ عورت کی مذمت کی بات نہیں ہے جیسا کہ بعض لوگ اس تشبیہ کو عورت کی مذمت میں استعمال کرتے ہیں کہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے لہٰذا اسکی اصل ٹیڑھی ہے چنانچہ بہت سے لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ عورت ٹیڑھی پسلی کی مخلوق ہے گویا اس کو عورت کی مذمت اور برائی کے طور پر استعمال کرتے ہیں حالانکہ ان احادیث مبارکہ کا منشاء یہ نہیں ہے۔

عورت کو پسلی سے پیدا کرنے میں ایک اور حکمت:

عورت کو اللہ نے مرد کی بائیں پسلی سے پیدا فرمایا اس میں حکمت و منشاء یہ ہے بائیں